قرآن مجید کا مطالعہ

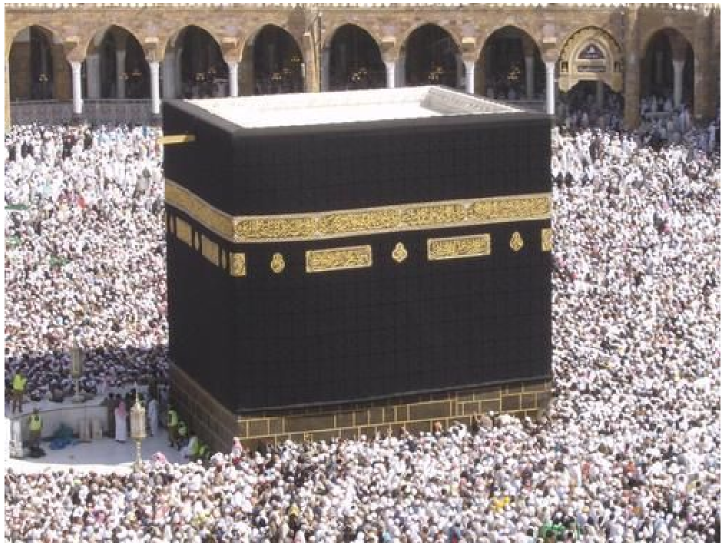

سورۃ القیامۃ 75: اصل لامحدود زندگی کا ثبوت (Evidence)

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ القیامۃ 75 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-6: اصل زندگی یعنی قیامت سے متعلق ثبوت (Evidence)
- آیات 7-15, 20-30: قیامت میں کیا ہو گا؟
- آیات 16-19: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹریننگ
- آیات 31-40: قیامت کا انکار کرنے کے نتائج

قرآن مجید کا اصل موضوع یہی ہے کہ موجودہ زندگی ختم نہیں ہوتی ہے بلکہ جب انسان فوت ہو جاتے ہیں تو اس کے بعد ایک لامحدود زندگی شروع ہو جائے گی۔ اس لامحدود زندگی میں ابھی موجودہ زندگی کا رزلٹ ہو گا۔ ہم نیکی کریں گے تو پرافٹ ملے گا اور ہم نے جو برائیاں کی ہیں تو وہ ہمارے نقصانات سامنے آ جائیں۔ ان سب کا فائنل رزلٹ مل کر ہمیں جنت یا جہنم میں پہنچنا ہے۔

آپ ابھی لاجیکل سوچ لیجیے کہ بہت سے غریب لوگ کوئی اچھا کام کر لیتے ہیں لیکن انہیں فائدہ نہیں ملتا ہے۔ اسی طرح بہت سے مجرم ڈکیتی، دہشت گردی اور کرپشن کرتے ہیں لیکن انہیں سزا نہیں ملتی ہے۔ پھر اس زندگی کا مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالی نے بتا دیا ہے کہ یہ موجودہ زندگی صرف امتحان کے لیے ہے۔ جیسے ہم مر جاتے ہیں تو وہ سچ مچ نہیں مرتے ہیں بلکہ صرف ہمارے جسم کی ہارڈ کاپی ہی قبر میں دفن ہو جاتی ہے لیکن ان کی اصل شخصیت روح جو کہ سافٹ کاپی کی شکل میں ہے تو وہ زندہ رہتی ہے اور انہیں فائنل رزلٹ ملنا ہے۔ قرآن مجید اور اس سے پہلے تورات، زبور اور انجیل میں یہی موضوع ہے۔ اگر یہ کائنات اللہ تعالی ہی کی ہے تو پھر جزا اور سزا کا سلسلہ ہونا چاہیے۔

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ القیامۃ 75: قیامت کی دلیل (Evidence)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ.(1)	(کئی انسان آخرت کا انکار کرتے ہیں تو) بالکل نہیں!!! بلکہ میں قیامت کے دن کو ثبوت میں پیش کرتا ہوں۔
وَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَةِ.(2)	اور کیوں نہیں کہ میں (آپ کے ذہن کے اندر) ملامت کرنے والے آئیڈیاز کو ثبوت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔
اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَهٗ.(3)	کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس انسان کی ہڈیوں کو جمع نہ کر سکیں گے؟
بَلٰی قٰدِرِیۡنَ عَلٰۤی اَنۡ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ.(4)	کیوں نہیں؟ ہم تو اس کے جسم کے پارٹس (Parts of Body) کو درست کر سکتے ہیں۔
بَلۡ یُرِیۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ اَمَامَهٗ.(5)	بلکہ حق یہ ہے کہ انسان اپنے ضمیر کے روبرو شرارت کرنا چاہتا ہے۔
یَسۡـَٔلُ اَیَّانَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَةِ.(6)	وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کب آئے گی؟

انسان کے اپنے جسم اور ذہن کو اللہ تعالی نے ثبوت کے طور پر بیان فرمایا ہے جسے ہم عربی میں ''نفس لوامہ'' کہتے ہیں۔ آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ اگر کوئی دوسرا شخص ہمارے ساتھ فراڈ کرے، ہم پر تشدد کرے، ہمارے جسم پر کوئی سیکس ریپ کرے تو ہمارے ذہن میں یہ نہیں آتا کہ اس شخص کو سزا ملنی چاہیے؟ دہشت گرد جب ہمارے بچوں کو قتل کرے تو آپ کیا کہیں گے کہ بالکل ان مجرموں کو سزا دینی چاہیے اور ہم احتجاج کرکے کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح اس مجرم کو سزا ملے۔ اگر بالفرض ہم خود ہی کوئی جرم کریں تو ہمارے اندر بھی ایک ملامت آتی ہے کہ ہم نے غلط حرکت کی ہے کہ کسی کو نقصان پہنچایا ہے۔ اب ہم لوگوں کو بھی دکھ پیدا ہوتا ہے اور ہم دوسروں سے معذرت کرتے ہیں۔ اسی کو سنس کو نفس لوامہ کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالی نے بتایا ہے کہ اگر انسان کو اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے، تو یہ کنفرم ہے کہ اللہ تعالی ہی ہر مجرم کو سزا دے گا اور لوگوں کی خدمت کرنے والے کو پرافٹ بھی دے گا۔ آپ دیکھیے کہ جانور جیسے شیر چیتا وغیرہ ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں لیکن ان میں نفس لوامہ نہیں ہے تو پھر انسان میں یہ ملامت سنس کیوں موجود ہے؟ اس سے یہی کنفرم ہوتا ہے کہ ہمارا خدا اللہ تعالی ہی جس نے ہمارے اندر یہ نفس لوامہ پیدا کی ہے اور یہ بچپن میں ہی سنس آجاتی ہے۔

سورۃ القیامۃ 75: قیامت میں کیا ہو گا؟

فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ.(7) وَخَسَفَ الْقَمَرُ.(8) وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ.(9)	جب آنکھیں کھلی کی کھلی ہو جائیں گی، چاند کی روشنی ختم ہو جائے گی جبکہ سورج اور چاند، دونوں اکٹھے کر دیے جائیں گے۔
يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ.(10)	تو یہی انسان اس دن کہے گا: "ارے اب میں کہاں بھاگ کر جاؤں؟"
كَلَّا لَا وَزَرَ.(11) إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ.(12)	ہر گز نہیں، اب کہیں پناہ نہیں ہو گی بلکہ اس دن آپ لوگ رب ہی کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے۔
يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ.(13)	اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے کیا عمل آگے پہنچائے ہیں اور کیا پیچھے چھوڑ آئے ہیں؟
بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ.(14) وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ.(15)	بلکہ حق یہ ہے کہ انسان خود اپنے اوپر گواہ ہے، اگرچہ وہ کتنے ہی بہانے بنا لے۔

اب لاجیکل سوچ لیجیے کہ موجودہ زندگی میں سوائے چند مجرموں کے اکثر مجرموں کو سزا نہیں ملتی ہے جبکہ ہماری خواہش ہے کہ انہیں سزا مل جائے۔ اسی طرح جو آدمی لوگوں کی اچھی خدمت کرتا ہے، اسے کوئی پرافٹ بھی نہیں ملتا ہے؟ ہاں اتنی ہی خوشی ضرور آتی ہے کہ جب ہم کسی غریب کی خدمت کریں۔ اس زندگی میں وہ ڈیزائن صحیح محسوس نہیں ہے کیونکہ تمام اچھا کام کرنے والے کو یہی پرافٹ ملنا چاہیے جبکہ مجرم کو یہیں سزا ملنی چاہیے۔ اللہ تعالی نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ یہ موجودہ زندگی آپ کے صرف امتحان کے لیے ہے کہ آپ کیسا عمل کر رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ اللہ تعالی کے حضور پہنچ جائیں گے اور رزلٹ مل جائے گا۔ اچھے عمل کا پرافٹ ملے گا اور مجرم کو سزا ملے گی۔ ہمیں لگتا ہے کہ امتحانی زندگی تو بہت لمبی ہے۔ اس وقت جب ہم لامحدود زندگی میں پہنچ جائیں گے تو اس وقت محسوس ہو گا کہ پہلی زندگی جو صرف 100-70 سال بہت چھوٹا ٹائم ہے۔ بلکہ آپ بڑھاپے میں پہنچیں گے تو آپ اس وقت محسوس ہو گا کہ انجوائے منٹ کا بہت کم ٹائم ہمیں ملا ہے۔

سورۃ القیامۃ 75: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹریننگ

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ.(16) إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ.(17) فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ. (18) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ.(19)	(اے رسول!) آپ اِس قرآن کو جلد پا لینے کے لیے اپنی زبان کو اس پر زیادہ نہ استعمال کیجیے۔ (آپ مطمئن رہیے کہ) اسے اکٹھا کرنا اور سنانا، سب ہماری ذمہ داری ہے۔اِس لیے جب ہم اسے پڑھیں تو اس قراءت (یعنی جس طرح نازل ہوا تو اسی طرح) کی پیروی کیا کریں۔ پھر ہماری ہی ذمہ داری ہے کہ (اگر کہیں ضرورت ہو تو ہم آپ کے لیے) اس کی وضاحت کر دیں۔
كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ.(20) وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ. (21) وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ.(22) إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ. (23)	(آپ لوگ لامحدود زندگی کا انکار نہیں سکتے ہیں۔) ہر گز نہیں! بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ اس جلد ملنے والی (موجودہ زندگی) سے محبت کرتے ہیں اور اس (لامحدود زندگی) کو اگنور کر رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ عرصے میں آنے والی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب قرآن مجید نازل ہوتا تو آپ کو خواہش محسوس ہوتی کہ جلد سے جلد ہی سامنے آجائے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داریاں دی ہیں، انہیں ادا کر دوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے تربیت کر دی کہ آپ جلدی نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اس قرآن کی وضاحت آپ کو کرتا رہے گا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسٹیپ بائی اسٹیپ نازل کیا تاکہ لوگ آہستہ آہستہ آرام سے سمجھ سکیں۔ اس لیے قرآن مجید 23 سال (609-632CE) میں نازل ہوا۔ آپ سوچیے کہ اگر ایک ہی دن قرآن مجید نازل ہوتا تو پھر ان پڑھ لوگ سمجھ ہی نہ سکتے اور کنفیوژن پیدا ہو جاتی۔ لیکن اب بچپن میں قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہیں تو 20-25 سال میں اچھی طرح سمجھ لیتے ہیں۔ قرآن مجید نازل ہوتے ہوئے اس طرح اکثر عرب لوگ ایمان لائے جبکہ جو دہشت گرد اور تشدد ایجنٹس آسانی سے مارے گئے۔

ان مجرموں کو موجودہ زندگی میں نقصان سامنے آگیا کہ وہ مارے گئے جبکہ اہل ایمان کو دنیا میں پرافٹ مل بھی گیا کہ وہ دنیا بھر کے سپر پاور زبن گئے۔ یہی ثبوت بن گیا کہ ہر انسان کو موجودہ زندگی کا رزلٹ سامنے آنا باقی ہے۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھا دیا کہ جو شخص بھی فوت ہو جاتا ہے تو پھر سمجھ لے کہ اس کی قیامت آگئی ہے۔

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : «يُبْعَثُ كلُّ عبدٍ على ما مات عليه».

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ہر بندہ (روزِ قیامت) اسی حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت واقع ہوئی ہو گی۔" (صحیح مسلم)

سورۃ القیامۃ 75: قیامت میں کیا ہوگا؟

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ.(24) تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ.(25) كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ.(26) وَقِيلَ مَنْ سكتة رَاقٍ.(27) وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ.(28)	(لیکن وہ آئے گی اور اِس طرح آئے گی کہ) کتنے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے جو اپنے رب کی رحمت کے منتظر ہوں گے۔ لیکن اس کے ساتھ کچھ کتنے چہرے اُس دن اترے ہوئے ہوں گے، سمجھ رہے ہوں گے کہ اُن پر وہ ٹوٹنے والی سزا ہے جو کمر توڑ ڈالے گی۔ ہر گز نہیں! اس دن جب جان ہنسلی (Collarbone) میں آ پھنسے گی اور کہا جائے گا کہ اب ہے کوئی مصیبت سے جان چھڑانے والا!
وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ.(29) إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ.(30)	اب انسان سمجھ لے گا کہ پہنچنے کا وقت آ گیا ہے اور (رزلٹ کے خوف کی وجہ سے) پنڈلی پنڈلی سے لپٹ جائے گی۔ وہ دن آپ کے رب کی طرف پہنچنے کا فائنل دن ہو گا۔
فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ.(31) وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ.(32) ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ.(33) أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ.(34) ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ.(35)	چنانچہ جس شخص نے نہ تو قیامت کے اچھے رزلٹ کو قبول نہیں کیا، نہ نماز پڑھی، بلکہ جھٹلا دیا اور منہ موڑ کر پھر اکڑتا ہوا اپنے لوگوں میں چل پڑا تھا۔ افسوس ہے! تم پر افسوس ہے! پھر افسوس ہے! تم پر افسوس ہے!
أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى.(36) أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ.(37) ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ.(38) فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ.(39) أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ.(40)	کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ یوں ہی (جزا و سزا کا رزلٹ) چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا وہ انسان حقیر پانی کی بوند ہی نہ تھا جو ٹپکا دی جاتی تھی؟ پھر (اس سے) وہ ایک خون کا لوتھڑا بن جاتا تھا۔ پھر اللہ تعالی نے اُسے بنایا اور پھر عمدہ جسم بنا دیا تھا۔ پھر اس کے نر و مادہ جوڑے بھی بنا دیے تھے۔ کیا اس رب کو اب طاقت نہیں رہ گئی کہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کر سکے؟

انسانی لائف سائیکل کے بارے میں قرآنی تصور

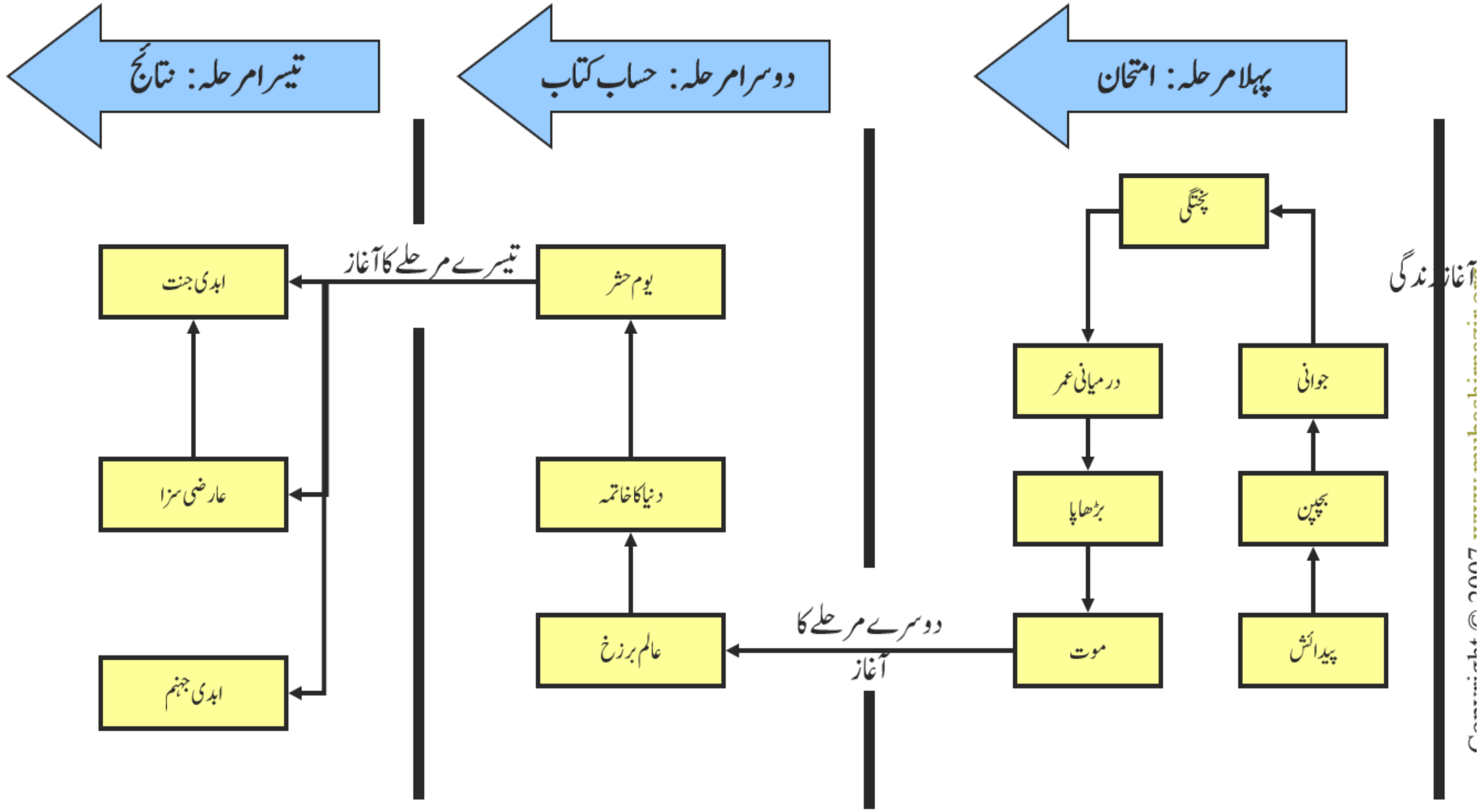

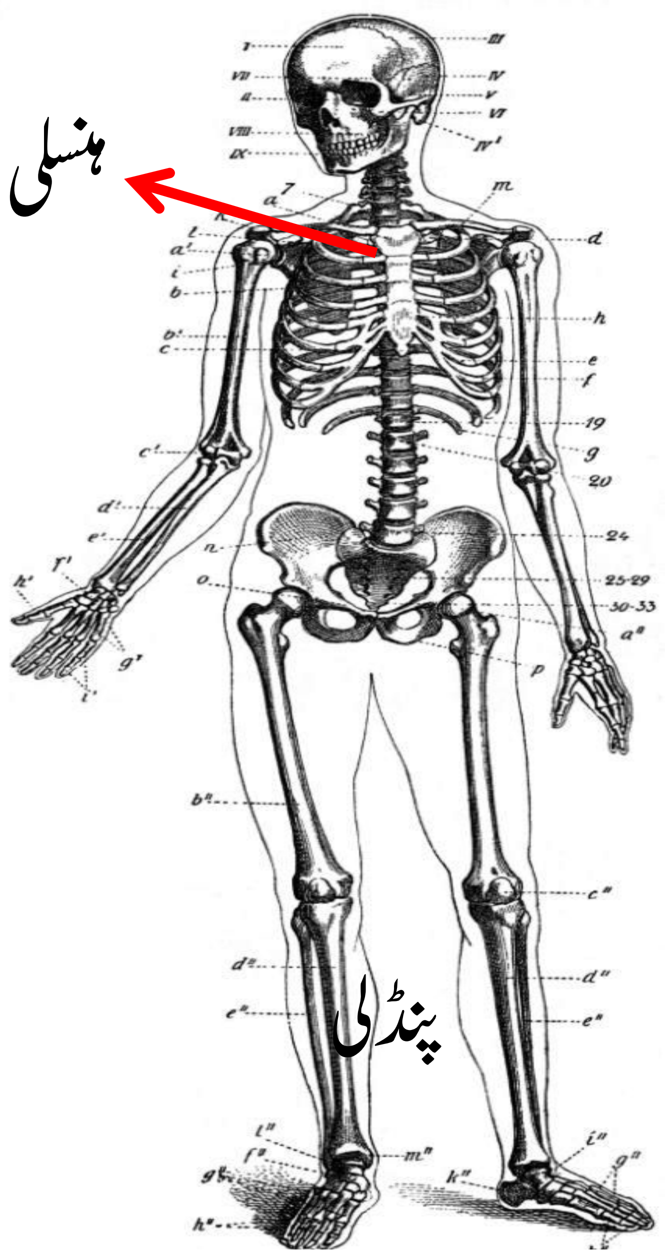

قرآن مجید کا مطالعہ

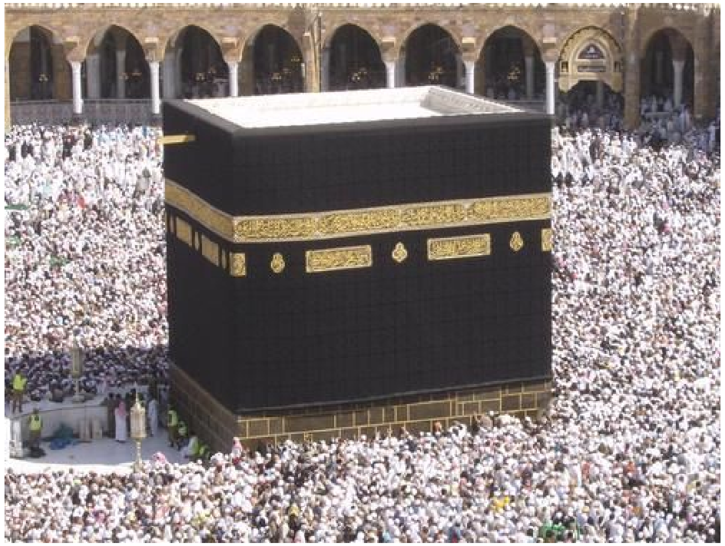

سورۃ الدھر 76: موجودہ زندگی کا مقصد

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ الدھر 76: موجودہ زندگی کا مقصد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
هَلۡ أَتَىٰ عَلَى الۡإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهۡرِ لَمۡ يَكُن شَيۡـًٔا مَّذۡكُورًا.(1)	کیاانسان پر زمانے میں ایک ایساٹائم بھی گزرا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز (حیثیت) ہی نہ تھا؟
إِنَّا خَلَقۡنَا الۡإِنسَانَ مِن نُّطۡفَةٍ أَمۡشَاجٍ نَّبۡتَلِيهِ فَجَعَلۡنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا.(2)	یہ حقیقت ہے کہ ہم نے انسان کو پانی کی ایک ملی جلی بوند (Semen) سے پیدا کیا ہے۔ ہم اسے الٹتے پلٹتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے اسے دیکھتا سنتا انسان بنا دیا تھا۔
إِنَّا هَدَيۡنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا.(3)	ہم نے اسے خیر و شر کا راستہ سمجھا دیا ہے چنانچہ اب وہ چاہے تو شکر کر سکتا ہے یا پھر کفر بھی کر سکتا ہے۔
إِنَّا أَعۡتَدۡنَا لِلۡكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغۡلَالًا وَسَعِيرًا.(4)	(اس کا نتیجہ یہ ہے کہ) ہم نے منکرین کے لیے زنجیریں، طوق (Neck-Ring) اور دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔
إِنَّ الۡأَبۡرَارَ يَشۡرَبُونَ مِن كَأۡسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا.(5)	اس کے برعکس ہمارے وفادار بندے جوس کے جام پئیں گے جن میں کافور (Camphor) کی خوشبو ہو گی۔

اللہ تعالی نے موجودہ زندگی کا مقصد واضح فرما دیا ہے۔ حقیقتاً ہم اپنی پیدائش پر غور کر سکتے ہیں کہ پہلے ہمارے والد صاحب کا محض سیمن کا ایک قطرہ ہی ہوتا ہے اور ہماری والدہ صاحبہ کا بھی محض سیمن کا ایک قطرہ ہی ہوتا ہے۔ جب یہ مکس ہو جاتا ہے تو پھر ہم ماں کے پیٹ میں الٹتے پلٹتے رہتے ہیں۔ اس کے 9 ماہ کے بعد ہم ماں کے پیٹ سے نکل آتے ہیں اور ایک انسانی بچہ بن چکے ہوتے ہیں۔ اس زندگی کو محض امتحان کے طور پر ہمیں رکھا ہے جس میں ہم تقریباً 80-70 سال تک رہتے ہیں۔ امتحان یہ ہے کہ ہمیں نیکی اور برائی دونوں کی طاقت مل گئی ہے کہ ہم چاہیں تو نیکی کا اختیار کر لیں یا برائی۔ اس امتحان کا رزلٹ یہ ہے کہ ہم لامحدود زندگی میں پہنچ جاتے ہیں جس میں امتحان کا رزلٹ حاصل کر کے جنت یا جہنم کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ ابھی ہمارے پاس آپشن موجود ہے کہ ہم جو راستہ چاہیں، اختیار کر سکتے ہیں۔

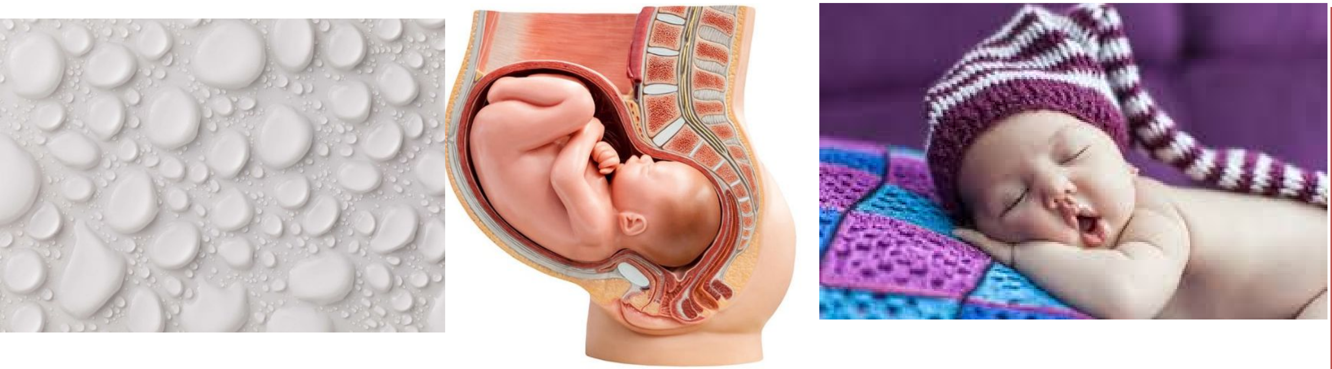

موجودہ زندگی میں انسان کی پیدائش۔۔۔ سیمن کے قطرے، پریگننٹ اور بچہ

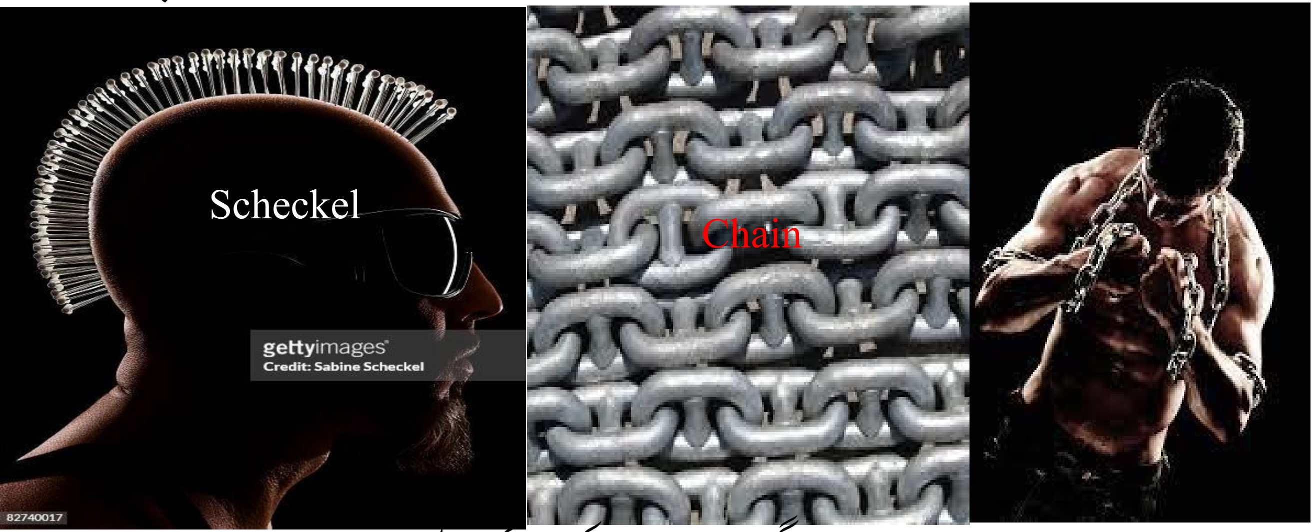

موجودہ زندگی میں مجرموں کی سزا کی مثال

موجودہ زندگی میں انجوائےمنٹ کی مثال

انسان کو موجودہ زندگی کی مثالوں سے وضاحت فرمائی ہے کہ آخرت میں ہمیں نیکی یا برائی کے نتیجے میں اس طرح کی چیزیں ملیں گی۔ ظاہر ہے کہ مستقبل کی اشیاء کو ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں، اس لیے موجودہ زمانے کی اچھی یا بری چیزوں کو دکھادیا ہے تاکہ ہمیں موجودہ زندگی میں نیکی یا سزا کا رزلٹ آخرت میں ایسا ملے گا۔ ابھی ہم چاہیں تو جو راستہ اختیار کرنا چاہیں، کر لیں۔ آپشن ہمارے ہاں موجود ہے۔

سورۃ الدھر 76: کون کامیاب انسان ہیں؟

عَيۡنًا يَشۡرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفۡجِيرًا۔(6)	یہ ایک چشمہ ہے جس کے پاس اللہ تعالی کے یہ بندے پی رہے ہوں گے اور (جیسا دل چاہے،) آسانی سے اس کی شاخیں نکال لیں گے۔
يُوفُونَ بِالنَّذۡرِ وَيَخَافُونَ يَوۡمًا كَانَ شَرُّهُ مُسۡتَطِيرًا۔ (7)	(اپنے اللہ تعالی سے ملاقات کے لیے) یہ لوگ معاہدے پورے کرتے رہے تھے کیونکہ اس رزلٹ والے دن کے خطرات کو سمجھتے رہے کہ جس خطرے کا ڈر ناہر چیز کو گھیر لے گا۔
وَيُطۡعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسۡكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا۔(8) إِنَّمَا نُطۡعِمُكُمۡ لِوَجۡهِ اللّٰهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمۡ جَزَآءً وَلَا شُكُورًا۔(9)	چنانچہ یہ لوگ مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے رہے حالانکہ وہ خود بھی اس کے ضرورت مند تھے۔ یہ اس جذبے سے (ان مسکین، یتیم اور قیدیوں کو) کھانا کھلاتے تھے کہ ہم آپ لوگوں کو صرف اللہ تعالی کی خوشنودی کے لیے کھلا رہے ہیں لیکن آپ سے نہ کوئی فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی آپ کی طرف سے شکریہ کی امید رکھتے ہیں۔
إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوۡمًا عَبُوسًا قَمۡطَرِيرًا۔(10)	ہم اپنے رب کی طرف سے اس دن کا اندیشہ رکھتے ہیں جو نہایت روکھا سوکھا دن ہو گا جو بڑا ہی ترش طرح ہے۔

اس دن سے مراد ایسا روکھا دن ہے کہ کوئی اعلی بزرگ سفارش بھی نہیں کر سکے گا کیونکہ ہم نے جو بھی نیکی یا برائی کی ہے، اس میں ہمیں مکمل صحیح بیلنس شیٹ مل جائے گی۔ موجودہ زندگی میں نیک لوگ کس طرح عمل کرتے رہے۔ اس کی مثال اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پریکٹس کو واضح کر دیا۔ آپ غلام لوگوں کو خرید کر آزاد کرتے رہے۔ جن لوگوں میں معاشی مشکلات ہوتیں تو ان کے مسائل حل کرتے۔ اپنی بھوک کو قابو کر کے اپنا ہی کھانا غریب، یتیم اور قیدیوں کو دے دیتے تھے۔ لوگوں کی خدمت کرتے ہوئے ان کا مقصد بالکل یہ نہیں تھا کہ وہ لوگ ہم سے شکریہ کریں اور وہ ہمارے ملازم بن جائیں۔ بلکہ ان کا مقصد صرف یہی تھا کہ اللہ تعالی ہم سے خوش ہو جائے گا۔ ان مثالوں سے ہم خود یہی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

سورۃ الدھر 76: کامیاب انسان کے نتائج

فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا.(11) وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا.(12) مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا.(13) وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا.(14)	چنانچہ اللہ تعالی نے انہیں اس دن کی مصیبت سے بچالیا اور انہیں تازگی اور انجوائے منٹ تک پہنچا دیا ہے۔ ان کے صبر کے بدلے میں انہیں (رہنے کے لیے) باغ اور (پہننے کے لیے) ریشمی لباس عطا فرمایا ہے۔ وہ اس میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ نہ اس میں دھوپ کی حدت محسوس کریں گے اور نہ سردی کی شدت۔ درختوں کے سایے ان پر جھکے ہوئے اور ان کے خوشے بالکل ان کے کنٹرول میں ہوں گے۔
وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا. (15) قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا.(16)	اُن کے سامنے (کھانے پینے کے لیے) چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش میں ہوں گے۔ شیشے بھی چاندی کے ہوں گے، جنہیں ان کے ویٹر زنے (ہر خدمت کے لیے) نہایت مناسب پلان کے ساتھ سجادیا ہوگا۔
وَ يُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا.(17) عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا.(18)	انہیں وہاں ایسے جوس کے جام پلائے جائیں گے جس میں آب زنجبیل (Ginger) کی خوشبو ہوگی۔ یہ بھی جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔
وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا.(19)	ان کی خدمت میں وہ لڑکے ہمیشہ جوان ہی رہیں گے کہ دوڑتے پھرتے ہوں گے۔ آپ انہیں دیکھیں گے تو یہی خیال کریں گے کہ گویا موتی جیسے ہیں جو بکھرے ہوئے ہوں گے۔
وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا.(20)	آپ اس طرح دیکھیں گے کہ جدھر بھی دیکھیں گے تو وہاں بڑی نعمت اور بڑی اپنی بادشاہی کو آپ دیکھ لیں گے۔

سورة الدھر 76: کامیاب انسان کے نتائج

عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا.(21)	اِس حال میں کہ ان کے اوپر کے لباس ہی سبز سندس اور استبرق کے لباس ہیں۔ان کو چاندی کے بریسلٹس پہنادیے گئے ہیں اوران کے رب نے انہیں خود (اپنے حضور میں) پاک جوس پلادیا ہے۔
إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا.(22)	یقیناًآپ کے لیے یہ آپ کے عمل کا بدلہ ہے اور آپ کی کوشش قبول ہوگئی ہے۔

اللہ تعالی نے موجودہ زندگی کی خوبصورت اشیاء کو اس لیے سنادیا ہے کہ اس سے کہیں زیادہ عمدہ کوالٹی کا کھانا، لباس، گھر، گارڈن اور دیگر اشیاء آپ کو ملتی جائیں گی۔ یہ کوئی لمٹ نہیں ہے بلکہ جو کچھ ہم چاہیں گے تو ہمیں مل جائے گا۔اب جس چیز کی خواہش ہو تو وہ چند سیکنڈ میں آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہو جائے گی۔ آپ اپنے علاقے کے بادشاہ ہوں گے کہ آپ کی خدمت ہوتی رہے گی۔ آج کل حکمران اور بادشاہ تو مارے جاتے ہیں لیکن آپ کی انجوائے منٹ ہمیشہ کے لیے ہوگی اور کبھی ختم نہیں ہوگی۔ یہ آپ کو محض تحفہ نہیں ہوگا بلکہ موجودہ زندگی میں آپ نے جو نیکیاں کی ہیں، ان کا رزلٹ آپ کو ملے گا جو آپ کی اپنی پرفارمنس کی بنیاد پر ہوگا۔ ابھی موجودہ زندگی میں آپ زیادہ لامحدود پرافٹس حاصل آج ہی کر سکتے ہیں جو لامحدود زندگی کے لیے آج کما سکتے ہیں۔

سورۃ الدھر 76: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹریننگ

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا. (23)	(اے رسول!) آپ پر یہ قرآن ہم نے ہی نازل کیا ہے اور نہایت اہتمام کے ساتھ نازل کیا ہے۔
فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا. (24)	اس لیے آپ اپنے رب کے فیصلے کے انتظار میں ثابت قدم رہیے اور ان میں سے کسی گناہگار، کسی ناشکرے کی بات کا دھیان نہ دیجیے گا (بلکہ ہم ہی ان سے نمٹ لیں گے۔)
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا. (25)	آپ صبح وشام اپنے رب کا نام یاد کرتے رہیے۔
وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا. (26)	بالخصوص رات میں بھی اس رب کے سامنے سجدہ ریز ہو جایئے اور رات کے بڑے حصے میں اس کی حمد وثنا کرتے رہیے۔
إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا. (27)	(یہ منکرین اس لیے ایمان نہیں لا رہے ہیں کہ) یہ صرف جلد ملنے والی (موجودہ زندگی) سے محبت کرتے ہیں اور اپنے آگے ایک بھاری دن (رزلٹ) کو اِگنور کر رہے ہیں۔
نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا. (28)	(حقیقت یہ ہے کہ) انہیں ہم نے ہی پیدا کیا ہے اور ان کے جسمانی پارٹس مضبوط کر دیے ہیں اور ہم جب چاہیں، انہیں بالکل ٹھیک انہی کی طرح تبدیل کر دیں گے۔ (یہ نہیں مانتے تو آپ انہیں چھوڑ دیجیے۔)

قرآن مجید کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھاتے تھے جس میں اہل ایمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی سنتے اور ساتھ ہی منکرین بھی سن رہے ہوتے تھے۔ اس وقت وہ منکرین ہی مکہ مکرمہ کے لیڈرز ہوتے تھے۔ اس وقت اہل ایمان کے دل میں خواہش ہوتی کہ ہمارے یہ رشتے دار ایمان لائیں لیکن وہ نہیں ایمان لا رہے تھے۔ اس لیے اللہ تعالی نے وضاحت کر دی کہ آپ انہیں اِگنور کر لیجیے کیونکہ وہ اللہ تعالی کے رزلٹ کو اِگنور کر رہے ہیں۔ اگر کسی کی نیت کبھی درست ہوئی تو وہ ایمان لے آئیں گے اور اگر اپنی ٹائم لائن تک قبول نہیں کریں گے تو پھر ناکامی کے ساتھ مارے جائیں گے اور جہنم میں پہنچیں گے۔

سورۃ الدھر 76: قرآن مجید کا مقصد

إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا. (29)	یہ آیات تو ایک یاددہانی (Reminder) ہی کے طور پر ہیں۔ اس لیے جس کا جی چاہے، اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کر لے۔
وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا. (30)	رہے وہ لوگ (اس یاد دہانی) کی ضرورت نہیں چاہتے ہیں تو اگر اللہ چاہے تو (ان کی نیت کے مطابق ہدایت) عنایت کر دے۔ یقیناً اللہ تعالی علم اور وزڈم کا مالک ہے۔
يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا. (31)	وہ جسے چاہتا ہے، (اسی علم اور وزڈم کی بنیاد پر) اپنی رحمت میں داخل کر دیتا ہے۔ ان ظالموں کے لیے تو اس رب نے بڑا دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ان منکرین میں سے بہت سے لیڈرز کے دل میں 100% منفی نیت رکھتے تھے اور انہوں نے اللہ تعالی سے دشمنی کر دی تھی۔ اس لیے وہ ایمان نہیں لائے اور سب ہی لیڈر شپ ختم ہو گئی اور وہ موجودہ زندگی کی انجوائے منٹ کو چھوڑ کر مارے گئے۔ ان لیڈرز کے پیروکار ایسے لوگ بھی تھے جن کی نیت 50-99% تک تھے۔ ان میں چونکہ ہدایت کی رمک موجود تھی، اس لیے آہستہ آہستہ قرآن مجید کو سمجھ گئے اور وہ سب ہی بالآخر ایمان لے آئے۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید کو اس لیے 609-632CE تک طویل عرصے میں نازل کیا تاکہ جن لوگوں میں ابھی ہدایت کی رمک موجود ہے تو وہ سب ہی ایمان لے آئیں تاکہ جنت تک پہنچ جائے۔ رہے بالکل ہی 100% منکرین ہیں جو موجودہ زندگی میں ایمان نہیں لائے یہاں تک کہ موت آ گئی تو وہ جہنم میں داخل ہو گئے۔

بالکل یہی رزلٹ ہم لوگوں کے لیے ہے۔ اللہ تعالی اس لیے پوری زندگی میں چانس دیا رکھتا ہے کہ جب بھی ہماری نیت درست ہوئی تو ہم بھی جنت تک پہنچ سکیں گے۔ اب ہماری چوائس ہے کہ ہم جنت کا انتخاب آج ہی کر لیں ورنہ اپنی نیت خراب رہی تو جہنم تک جا سکتے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالی پر ایمان نہیں رکھتے ہیں تو وہ چند سال تک انجوائے کر لیتے ہیں اور اپنی وفات تک انکار ہی کرتے رہے تو وہ ناکام ہو چکے ہیں۔

میرا مشورہ ہے کہ ابھی تک جتنی زندگی گزری ہے، اس میں جو اچھا کام کر چکے ہیں تو اسے نوٹ کر لیجیے اور جو برائیاں یاد ہیں تو اسے بھی نوٹ کر لیجیے۔ یہ آپ کی بیلنس شیٹ ہے جس کا رزلٹ ہمیں مل جائے گا۔ اگر برائیوں کی توبہ کر لیں تو پھر یہ ڈیلیٹ ہو سکتی ہے۔ اس کی مثال حاضر ہے:

Self Assessment Your Balance Sheet

لازمی حصہ---------ایمانیات			
نمبر شمار	سوال	ہاں	نہیں
1	میں اس پر ایمان رکھتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں		
2	میں محمد ﷺ کو اللہ کا آخری رسول سمجھتا ہوں		
3	میں روز جزا کے دن پر ایمان رکھتا ہوں		
4	میں خدا کے پیغمبروں، کتابوں، تقدیر اور فرشتوں پر ایمان رکھتا ہوں۔		

نمبر شمار	سوال	ناقابل اطلاق	ہمیشہ	اکثر	کبھی کبھی	کبھی نہیں	اسکور
	حصہ 'الف' ------عبادات						
1	میں پانچ وقت کی نمازیں وقت پر ادا کرتا ہوں						-
2	میں جمعہ اور عیدین (عیدالفطر اور عیدالاضحی) کی نمازیں پڑھتا ہوں						-
3	میں فرض نمازوں کے علاوہ تہجد اور دیگر نفل نمازیں بھی پڑھتا ہوں						-
4	میں نماز پڑھنے کے لئے مسجد جاتا اور جماعت کا اہتمام کرتا ہوں						-
5	میں ہر سال زکوٰۃ اور عشر باقاعدہ حساب کر کے دیتا ہوں						-
6	میں ہر سال فطرہ کی رقم ادا کرتا ہوں						-
7	میں ہر سال رمضان کے مکمل روزے رکھتا ہوں						-
8	میں رمضان کے علاوہ نفلی روزے بھی رکھتا ہوں						-
9	میں رمضان میں اعتکاف کرتا ہوں						-
10	میں نے حج کر لیا ہے یا کرنے کا ارادہ اور منصوبہ بندی رکھتا ہوں						-
11	میں استطاعت ہونے اور موقع ملنے پر عمرہ ادا کرتا ہوں۔						-
12	میں صاحب استطاعت ہونے پر عیدالاضحی کی قربانی کرتا ہوں۔						-
	ٹوٹل:1	-	-	-	-	-	-
	عبادات کے پوائنٹس		0%				

Download in Excel to Calculate Your Self Assessment

https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1rMjlf1OEP0riG7A-h_Zs0TNl3JyBXyRl

	حصہ 'ب'۔۔۔۔۔اخلاقیات						
نمبر شمار	سوال	ناقابل اطلاق	ہمیشہ	اکثر	کبھی کبھی	کبھی نہیں	اسکور
13	میں کسی انسان کو ناحق قتل کرتا ہوں۔						-
14	میں اپنی اولاد کو قتل کرتا ہوں						-
15	میں سوسائٹی کے دباؤ کے باوجود شرک کی تمام اقسام (شرک فی الذات وصفات) سے اجتناب کرتا ہوں۔						-
16	میں اللہ یا دین کے حوالے سے جھوٹی بات منسوب کر دیتا ہوں						-
17	میں نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر زنا کرتا ہوں۔						-
18	میں اپنے ہاتھ، آنکھ، اور دیگر اعضاء کو زنا سے بچاتا اور انکے ذریعے ناجائز جنسی لذت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔						-
19	میں اپنے والدین کے ساتھ احسان کا رویہ اختیار کرتا انکے لئے دعا کرتا اور انکی ہر مقدور خدمت کرتا ہوں۔						-
20	میں لوگوں سے نفرت، کینہ اور بغض رکھتا اور خود غرضی کا رویہ اختیار کرتا ہوں۔						-
21	میں اپنے رحمی (خونی) رشتوں سے اچھے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرتا اور قطع تعلق سے گریز کرتا ہوں۔						-
22	میں وقت پڑنے پر یتیم اور مسکین کی دیکھ بھال اور پرورش کرتا ہوں اور اسکے مال میں خیانت سے گریز کرتا ہوں۔						-
23	میں ہر حال میں اللہ اور لوگوں سے کیے ہوئے وعدے پورے کرتا ہوں۔						-
24	میں دشمنی، اختلاف، انتقام یا کسی اور بنا پر ریاست یا لوگوں کی جائداد اور مال کو نقصان پہنچاتا یا قبضہ کر لیتا ہوں۔						-
25	میں چوری، ڈاکہ زنی اور لوٹ مار کرتا ہوں						-
26	میں اپنے مقاصد کے حصول کیلئے لوگوں پر جادو، ٹونا، سفلی عمل وغیرہ کرواتا ہوں۔						-
27	میں مستقبل کا حال معلوم کرنے کیلئے علم نجوم، پامسٹری یا عامل وغیرہ سے مدد لیتا ہوں۔						-
28	میں نحوست یا بدشگونی پر یقین رکھتا اور اس کے مطابق اپنے امور طے کرتا ہوں						-
29	میں اپنے دوستوں، ماتحتوں، پڑوسیوں اور ساتھیوں سے اچھا سلوک کرتا اور انکے حقوق ادا کرتا ہوں						-
30	اگر ہاتھ تنگ ہو تو مانگنے والوں کو نرمی سے منع کر دیتا ہوں						-
31	ملازمت کے دوران وقت یا کام کی چوری کرتا ہوں						-
32	میں ہر قیمت پر لوگوں کی دی گئی امانتوں کی حفاظت کرتا ہوں						-
33	میں ضرورت پڑنے پر گواہی دیتا اور اس پر قائم رہتا ہوں						-
34	میں کسی لغوبات، فحش لطیفے، بری محفل اور جاہلوں سے اعراض کرتا ہوں۔						-

حصہ 'ب'۔۔۔۔۔اخلاقیات

نمبر شمار	سوال	ناقابل اطلاق	ہمیشہ	اکثر	کبھی کبھی	کبھی نہیں	اسکور
35	میں کسی اہم خبر کو(SMS، ای میل، بات چیت یا دیگر ذرائع سے) تصدیق اور تحقیق کئے بغیر آگے پہنچا دیتا ہوں۔						-
36	میں موقع پرستی کی بناء پر پڑنے پر جھوٹی گواہی دیتا ہوں						-
37	مجھے بالعموم لوگوں کے عیوب اور معاملات کو کریدنے اور کھوج لگانے کا تجسس رہتا ہے						-
38	میں رشتے داروں یا ساتھیوں سے متعلق بد گمانی کا شکار رہتا ہوں کہ وہ میرے خلاف ہیں یا مجھے نقصان پہنچانے کے درپے ہیں						-
39	میں بلا جواز اپنے ساتھیوں کی چغلی کرتا، ان پر طنز کرتا اور طعنے دیتا ہوں۔						-
40	میں لوگوں کی پیٹھ پیچھے انکی غیبت کرتا ہوں						-
41	میں اپنے دوستوں یا رشتے داروں کی دنیوی ترقی دیکھ کر جلتا اور کڑھتا ہوں۔						-
42	میری بات چیت، لباس، چال ڈھال اور عادت واطوار سے تکبر جھلکتا ہے۔						-
43	میں بات چیت اور اختلاف کرتے ہوئے حق یا انصاف کی بات ہی مانتا ہوں خواہ وہ میرے یا رشتے داروں کے خلاف اور نقصان دہ ہی کیوں نہ ہو۔						-
44	میں فخر کے احساس سے (کہ میرا تعلق ایک اعلیٰ ذات، یا برتر نسل، یا اونچی برادری، افضل قبیلے یا ارفع قوم سے ہے)لوگوں کو کمتر سمجھتا اور انکی تذلیل کرتا ہوں۔						-
45	میں ساتھیوں یا رشتے داروں کو کمتر ثابت کرنے کے لئے یا لذت کے لئے انکا مذاق اڑاتا ہوں۔						-
46	میں لوگوں کو برے ناموں سے پکارتا اور انکی چڑ بناتا ہوں۔						-
47	میں مخالفت کے باوجود لوگوں سے نرم لہجے میں بات کرتا اور تکلیف پہنچانے سے گریز کرتا ہوں۔						-
48	میں دیگر مسلمانوں کو بھائی سمجھتا اور بلا کسی فرقہ واریت کے ان سے ہمدردی رکھتا اور عصبیت سے گریز کرتا ہوں						-
49	بدلہ لیتے وقت شریعت اور جائز ریاستی قانون کی حدود میں رہتا ہوں۔						
50	انتہائی غصہ کے عالم میں حد سے تجاوز کرتا اور ظلم و عُدوان کا مرتکب ہو جاتا ہوں						
51	میں اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے مخالفین پر تہمت، بہتان یا جھوٹا الزام لگانے سے گریز نہیں کرتا ہوں۔						
52	اگر کوئی عام استعمال کی اشیاء طلب کرے تو استعمال کے لیے دے دیتا ہوں						-
53	میں معمولات زندگی میں جھوٹ بولنے سے گریز نہیں کرتا۔						-
54	میں اپنے قول اور فعل میں تضاد پاتا ہوں یعنی ایسی باتیں اور دعوے کرتا ہوں جن پر خود عمل نہیں کرتا۔						-
55	میں لوگوں کو خوش اور متاثر کرنے کے لیے کچھ دکھاوے کے کام کر لیتا ہوں۔						-
56	میں اپنے دائرہ کار میں لوگوں کو نیکی کی ترغیب دیتا اور برائی سے روکتا اور دین کی دعوت دیتا ہوں						-
	ٹوٹل:2	-	-	-	-	-	-
	اخلاقیات کے پوائنٹس		0%				

Download in Excel to Calculate Your Self Assessment

https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1rMjlf1OEP0riG7A-h_Zs0TNl3JyBXyRl

قرآن مجید کا مطالعہ

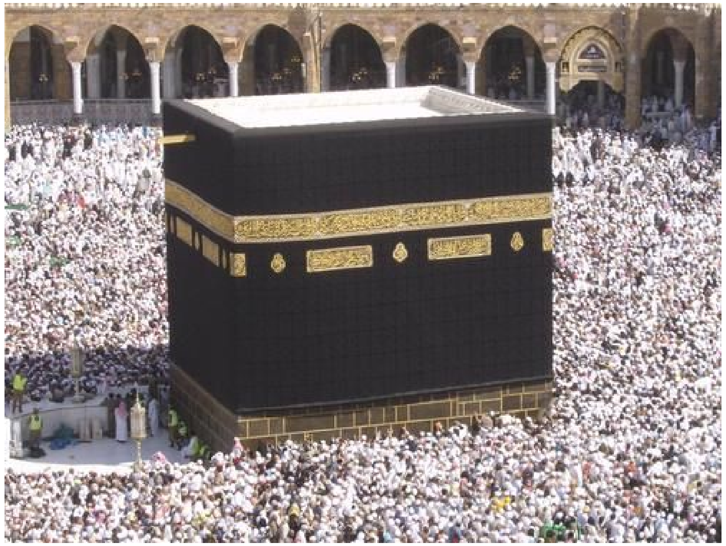

سورۃ المرسلات 77: آخرت میں جزا و سزا کا قانون۔۔۔ موجودہ دنیا میں مثالیں

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ المرسلات 77: آخرت میں جزاوسزا کا قانون۔۔۔موجودہ دنیا میں مثالیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
وَالۡمُرۡسَلَاتِ عُرۡفًا۔(1) فَالۡعَاصِفَاتِ عَصۡفًا۔(2) وَالنَّاشِرَاتِ نَشۡرًا۔(3) فَالۡفَارِقَاتِ فَرۡقًا۔(4) فَالۡمُلۡقِيَاتِ ذِكۡرًا۔(5) عُذۡرًا أَوۡ نُذۡرًا۔(6) إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ۔(7)	ان ہوائیں کو تیز اڑا کر وہ اندھا دھند غبار اڑاتی ہیں۔ یہ ہوائیں جو بادلوں کو اٹھا کر پھیلاتی ہیں تو پھر (الگ علاقوں کو) تقسیم کر کے الگ الگ معاملہ کر لیتی ہیں چنانچہ (دلوں میں اللہ تعالی کا) ریمائنڈر یاد کروا دیتی ہیں۔ کسی انسان کو کلیئر کرتے ہوئے اور کسی کو وارننگ کے طور گواہی دیتی ہیں کہ جس عذاب کا وعدہ آپ سے کیا جا رہا ہے، وہ یقیناً آ کر رہے گا۔
فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتۡ۔(8) وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتۡ۔(9) وَإِذَا الۡجِبَالُ نُسِفَتۡ۔(10) وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتۡ۔(11) لِأَيِّ يَوۡمٍ أُجِّلَتۡ۔(12) لِيَوۡمِ الۡفَصۡلِ۔(13) وَمَا أَدۡرَاكَ مَا يَوۡمُ الۡفَصۡلِ۔ (14) وَيۡلٌ يَوۡمَئِذٍ لِلۡمُكَذِّبِينَ۔(15)	اس لیے جب ستارے مٹا کر آسمان پھٹ جائے گا جبکہ پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے اور رسولوں کے لیے (ان کے رب کے حضور میں) حاضری کا ٹائم آ جائے گا۔ آپ کیا جانتے ہیں کہ اسی فیصلے کے دن کے لیے انہیں (اس حاضری میں) کیوں انتظار کیا گیا ہے؟ کیا آپ سمجھ گئے ہیں کہ یہ فیصلے کا دن ہے کیا؟ تباہی ہے اس (رزلٹ کے) دن کو جھٹلانے والوں کے لیے۔

اللہ تعالی اندھا دھند ہوائیں اور بادل کس طرح کنٹرول کر دیتا ہے تو یہی ایک ثبوت ہے کہ ہر انسان کو یہ ریمائنڈر مل جاتا ہے کہ ہماری زمین، ہمارے جسم اور ہمارے ذہن کو بھی اسی طرح اڑا کر کنٹرول کر دیا جائے گا۔ اس میں ہواؤں کے علاوہ آپ سوچ سکتے ہیں کہ گلوبل وارمنگ بھی یہی مثال ہے۔ اگرچہ یہ انسانوں کی غلطی ہے کہ انہوں نے زمین کے کلیشئرز کو پگھلا رہے ہیں اور بہت سے کیمیکلز ہوا سے اوپر اڑا رہے ہیں تو پھر گلوبل وارمنگ ہو گئی ہے کہ اس سے انسانوں کو ہی تباہ کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالی نے اس گلوبل وارمنگ کو اس لیے کرنے دیا ہے کہ یہ انسانوں کی وارننگ سامنے آ جائے کہ یہ موجودہ زندگی ہمیشہ کے لیے نہیں ہے بلکہ اس کا رزلٹ ملنے والا ہے۔ اللہ تعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید بلکہ پرانی کتابوں تورات، زبور، انجیل میں بھی واضح کر دیا ہے کہ اس موجودہ زندگی کے بعد اگلی لامحدود زندگی آنے والی ہے۔ اللہ تعالی نے جب ہماری پہلی زندگی شروع کی تو دوبارہ کرنے میں کیا مشکل ہو سکتا ہے؟

ہماری زندگی میں نیکی کا مکمل رزلٹ نہیں ملتا ہے جبکہ مجرم بھی جاتے ہیں تو پھر اس کا فائنل رزلٹ کیوں نہیں ہونا چاہیے۔؟

They filter
and clean
our water...

"The majesty of water movement
and all this white around you, it's
just very restful, peaceful and virgin."
Lea Brassy
Lea Brassy
Arctic Circle, Norway

AFP/GETTY IMAGES

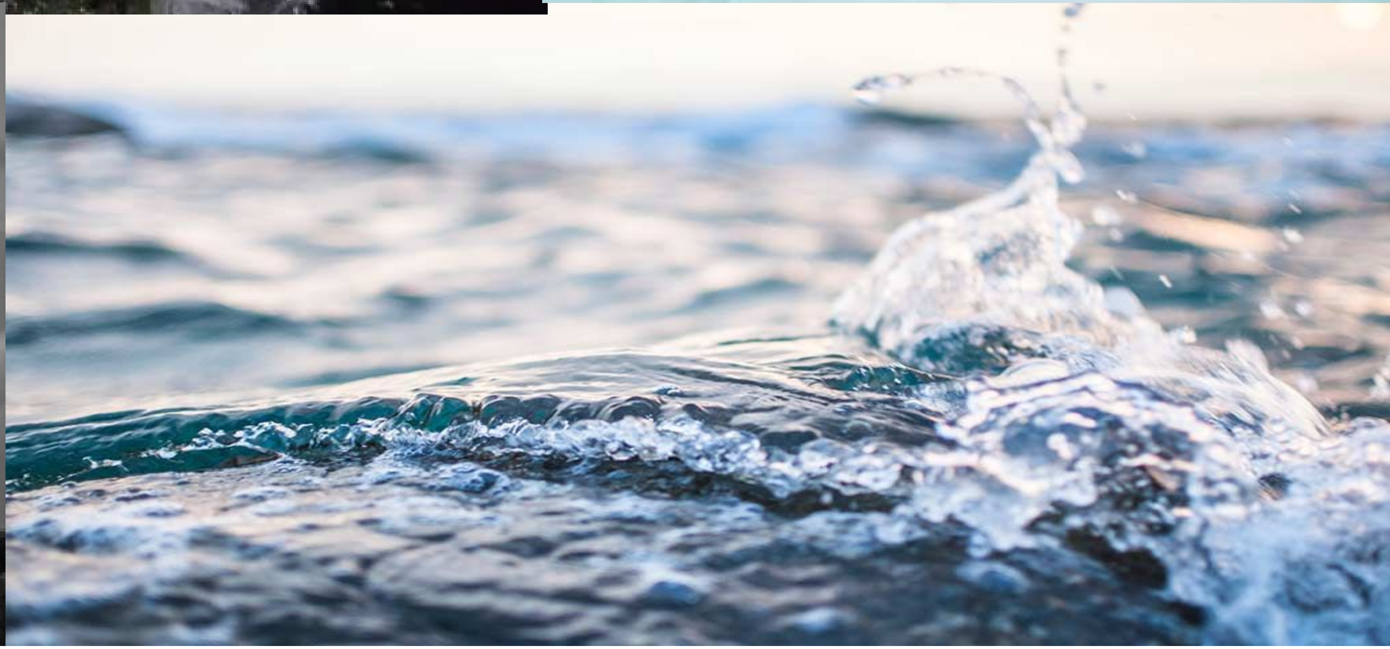

سورۃ المرسلات 77: اسی دنیا اور آخرت میں جزا و سزا کا قانون

أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ.(16) ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ.(17) كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ.(18) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ. (19)	(یہ جھٹلاتے ہیں تو بتا دیجیے کہ) کیا ہم نے قدیم لوگوں کو ہلاک نہیں کیا تھا؟ پھر ان کے بعد مزید لوگوں کو کیا ہم انہی کے پیچھے نہیں لگا رہے ہیں؟ ہم مجرمین کے ساتھ یہی کرتے ہیں۔ تباہی ہے جھٹلانے والوں کے لیے اس (فائنل رزلٹ کا) دن۔
أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ.(20) فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَكِينٍ.(21) إِلَىٰ قَدَرٍ مَعْلُومٍ.(22) فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ.(23) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ.(24)	(کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد ہم دوبارہ زندہ نہیں کر سکتے ہیں؟) کیا ہم نے ایک بے وقعت پانی (Semen) سے آپ کو پیدا نہیں کیا تھا؟ پھر ایک کنفرم ٹائم تک ہم نے ایک محفوظ جگہ (ماں کے پیٹ) میں کیا رکھا ہوا نہیں تھا؟ اس لیے ہم نے اسی طرح رکھا تھا تو ہم کیا خوب پلاننگ کرنے والے ہیں! (پھر آپ کس بنیاد پر جھٹلا سکتے ہیں کہ آپ دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتے ہیں؟) تباہی ہے اس (فائنل رزلٹ کے) دن کو جھٹلانے والوں کے لیے۔
أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا.(25) أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا.(26) وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُمْ مَاءً فُرَاتًا.(27) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ.(28)	کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مردہ کے لیے اکٹھا کرنے والی کیوں نہیں بنا دیا ہے؟ اُس میں اونچے پہاڑ نہیں جما دیے اور (ان کے اندر سے چشمے نکال کر) آپ کو میٹھا پانی نہیں پلا دیا ہے؟ (پھر کس طرح جھٹلا سکتے ہیں کہ اس زندگی کا فائنل ریزلٹ بھی ہو گا؟) تباہی ہے اُس (فائنل ریزلٹ کے) دن کو جھٹلانے والوں کے لیے۔

سورۃ المرسلات 77: آخرت میں جزاوسزا کا قانون

انْطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ.(29) انْطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ.(30) لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ.(31) إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ.(32) كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ.(33) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ.(34)	اب چلیے اس (دوبارہ زندگی) کی طرف جسے آپ جھٹلاتے رہے ہیں۔ چلیے اس سایے کی طرف جس کی 3 شاخیں (آپ کو قابو کرنے کے لیے) موجودہ ہیں۔ اِس میں نہ تو سایہ ہے جو نہ یہ آگ کے شعلوں سے کوئی بچا سکتا ہے۔ وہ محل جتنے بڑے جیسے انگارے پھینکتے ہیں گویا زرد اونٹوں کی طرح (یہ سب آپ لوگ دیکھ لیں گے۔) تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔
هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ.(35) وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ. (36) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ.(37)	یہ وہ دن ہے جس میں وہ کچھ گفتگو نہیں کر سکیں گے اور نہ انہیں اجازت ہو گی کہ (اللہ تعالی کے سامنے آئیں تو) کوئی وجہ پیش کر رہے ہوں۔ تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔
هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۖ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ.(38) فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ.(39) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ.(40)	یہ (فائنل رزلٹ کے) فیصلے کا دن ہے۔ ہم نے آپ اور آپ سے پہلے قدیم عرصہ پہلے گزرے ہوئے سب لوگوں کو اکٹھا کر لیا ہو گا۔ اب اگر کوئی سازش آپ کر سکتے ہیں تو میرے مقابلے میں سازش کر کے دیکھ لیجیے۔ تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

سورۃ المرسلات 77: آخرت میں جزا و سزا کا قانون

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ۔(41) وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ۔(42) كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ۔(43) إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ۔(44) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ۔(45)	اللہ تعالی سے خبردار رہنے والے انسان! آج سائے، چشمے اور اپنی خواہش کے پھل میں گھرے ہوئے ہوں گے جہاں آپ کھائیے اور مزے سے پیئیں۔ یہ اپنے اس عمل کے رزلٹ میں جو آپ (موجودہ زندگی میں نیک عمل) کرتے رہے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو اسی طرح اجر دیتے ہیں جو خوبی سے اچھے عمل کرلیں۔ تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔
كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ۔(46) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ۔(47)	(اے مجرم لوگو! موجودہ زندگی میں) آپ بھی کچھ دن کھا کر انجوائے کرلیجیے لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگ مجرم ہیں۔ تو تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔
وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ۔(48) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ۔(49)	(یہ ہر نعمت دنیا میں پالیتے ہیں) اور جب اِن سے کہا جاتا ہے کہ (اپنے رب کے حضور میں) جھک جایا کریں تو وہ نہیں جھکتے ہیں۔ تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔
فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ۔(50)	(یہ مجرم، انہوں نے قرآن کو جھٹلا دیا ہے!) اب اِس کے بعد وہ کیا بات ہے جسے یہ مان سکیں گے؟

ابھی ہم لوگ دیکھ سکتے ہیں کہ لوگ دوسروں کو قتل کرتے ہیں، دہشت گردی کرتے ہیں اور پھر دنیا کی انجوائے منٹ کے لیے کرپشن کرتے ہیں تو ان سب کو سزا نہیں ملنی چاہیے؟ لیکن یہ لوگ عدالت میں بچ جاتے ہیں تو اللہ تعالی نے اس کا جواب بتادیا ہے کہ اس کے بعد لامحدود زندگی میں سزا ملنی ہے۔ ہاں اگر ہم متقی بن جائیں یعنی اللہ تعالی کے احکامات پر عمل کریں تو پھر لامحدود انجوائے منٹ کے لیے تیار ہو جائیں۔

قرآن مجید کا مطالعہ

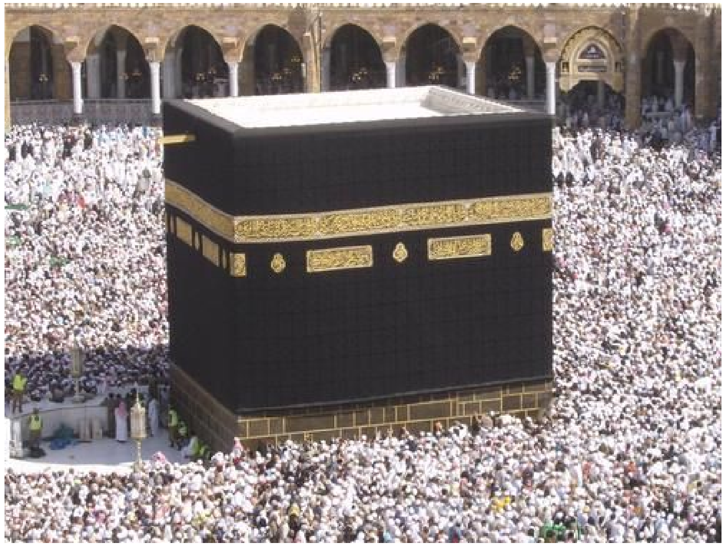

سورۃ النباء 78: آخرت کا ثبوت اور شفاعت و سفارش کی حیثیت

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ النباء78: آخرت کا ثبوت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ.(1) عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ.(2) الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ.(3)	یہ لوگ کس کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں؟ کیا اس بڑی انفارمیشن کے بارے میں جس کے متعلق، ان میں سے ہر ایک اپنی سی مختلف جواب دے رہا ہے۔
كَلَّا سَيَعْلَمُونَ.(4) ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ.(5)	(ان کے آئیڈیاز غلط ہیں چنانچہ) ہر گز نہیں۔ یہ عنقریب جان لیں گے۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ ہر گز نہیں، یہ عنقریب جان ہی لیں گے۔
أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا.(6) وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا. (7) وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا.(8) وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا.(9) وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا.(10) وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا.(11) وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا.(12) وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا.(13) وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا.(14) لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا.(15) وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا.(16) إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا.(17)	(یہ دیکھیں تو سہی کہ) • کیا زمین کو ہم نے بیڈ کی طرح اور پہاڑوں کو (اس کے) کیلوں کی طرح نہیں بنایا؟ • آپ کو جوڑے کی صورت میں پیدا نہیں کیا؟ • آپ کی نیند کو آپ کے لیے سکون کے لیے نہیں بنایا؟ • رات کو آرام اور دن کا وقت معاش کے لیے نہیں بنایا؟ • آپ کے اوپر 7 مضبوط آسمان نہیں بنائے؟ • ان میں ایک دہکتا چراغ (سورج) نہیں بنایا؟ • اور بادلوں سے پانی کو بارش کی ذریعے نہیں برسایا کہ اُس سے اناج، سبزہ اور زرخیز باغ اگائیں؟ (یہ سب چیزیں بیکار نہیں ہیں بلکہ یہ اس کا اعلان بھی کر رہا ہے کہ) یقیناً فائنل رزلٹ، فیصلے کا دن ایک مقرر ٹائم میں ہونا چاہیے۔

سورۃ النباء 78: آخرت میں مجرمین اور کامیاب انسانوں کا فائنل رزلٹ

يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۔(18) وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۔(19) وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۔(20)	جس دن صور (کی سخت آواز) کو پھونکا جائے گا تو آپ فوج در فوج نکل کر چلے آئیں گے۔ آسمان کھول دیا جائے گا تو اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ شیشے کی طرح بن کر رہ جائیں گے۔
إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۔(21) لِلطَّاغِينَ مَآبًا ۔(22) لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۔(23) لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۔(24) إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۔(25) جَزَاءً وِفَاقًا ۔(26)	حقیقت یہ ہے کہ جہنم گھات میں موجود ہے تاکہ سرکشوں کا ٹھکانا ہو جائے۔ اس سزا میں وہ طویل عرصے کے پڑے رہیں گے۔ نہ اس میں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے، نہ پینے کی کسی چیز چنانچہ گرم پانی اور بہتی پیپ (Pus) کے سوا کچھ نہ ہو گا۔ ان کے عمل کے مطابق اُن کا رزلٹ ہو گا۔
إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۔(27) وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ۔(28) وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۔(29) فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۔(30)	وہ کسی رزلٹ کی توقع نہیں رکھتے تھے اور ہماری آیات کو انہوں نے بے دریغ جھٹلا دیا تھا جبکہ ادھر ہر پرفارمنس کو ہم نے لکھ کر کیلکولیٹ کر رکھا ہے۔ اس لیے اب چکھو کہ ہم تمہارے لیے عذاب ہی کا اضافہ کریں گے۔
إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۔(31) حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۔(32) وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۔(33) وَكَأْسًا دِهَاقًا ۔(34) لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ۔(35) جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ۔(36)	اللہ تعالی سے خبردار ہونے والوں کے لیے البتہ اس دن بڑی کامیابی ہے۔ (خوبصورت) باغ، انگور اور اٹھتی جوانیاں آپ کو گ سنیں گے اور (ان کے ساتھ جوس پینے کے لیے) چھلکتے جام! وہاں وہ کوئی بے ہودہ گفتگو اور کوئی بہتان نہیں سن سکیں گے۔ اُن کے (نیک) عمل کی وجہ سے یہ آپ کے رب کی طرف سے اس کی عنایت پر بدلہ ہو جائے گا۔

سورۃ النباء 78: شفاعت یعنی سفارش کی حقیقت

رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا. (37)	خدائے رحمن رب کی زمین، آسمانوں اور اُن کے درمیان کی ہر چیز موجود ہے۔ کسی کو ہمت نہیں کہ اُس رب کی طرف سے کوئی گفتگو ہی کر سکے۔
يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا. (38)	اُس دن جب فرشتے بالخصوص جبریل امین بھی لائن پر کھڑے ہوں گے۔ اس دن، جب وہی لوگ گفتگو کر سکیں جنہیں رحمن رب اجازت دے گا اور وہ لوگ بھی بالکل صحیح بات ہی کہہ سکیں گے۔
ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا. (39)	یہ دن یقیناً ہے، اِس لیے اب جو شخص چاہے، اپنے رب کی طرف (جنت میں اپنا) گھر بنا سکتا ہے۔
إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا. (40)	ہم نے آپ کو اس عذاب سے وارننگ کر دی ہے جو قریب آ گیا ہے۔ اس دن جب انسان وہ سب کچھ دیکھ لے گا، جو اس کی پرفارمنس نے (اپنا عمل) آگے پہنچایا تھا تو اس وقت منکر پکارے گا کہ اے کاش! میں صرف مٹی ہی ہو جاتا۔

بہت سے انسان یہ سمجھتے ہیں کہ بہت ہی نیک بزرگ جیسے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور ولی اللہ کے ہم پیروکار ہیں۔ اس لیے ہمارے گناہوں پر اللہ تعالیٰ کے دوست ہی ہماری سفارش کر لیں گے اور ہم صاف جنت میں شامل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غلط فہمی کا واضح کر دیا ہے کہ صرف اور صرف منتخب نیک لوگ ہی گفتگو کر سکیں گے اور وہ بھی اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اجازت دے گا۔ پھر اجازت میں یہ لمٹ بھی ہو گی کہ وہ صرف صحیح بات کر سکیں گے اور کسی مجرم کو بچا نہیں سکیں گے۔

قرآن مجید میں شریعت کے جو احکامات دیے ہوئے ہیں، ان میں جو لوگ انکار کرتے ہیں اور اپنی وضاحت کر کے کہتے ہیں کہ ہم تو دین کے نام پر دہشت گردی کر کے لوگوں کو قتل کر رہے ہیں، فراڈ کر رہے ہیں اور کرپشن جو کر رہے ہیں، ہم تو ولی اللہ کے پیروکار ہیں، اس لیے ہمیں معاف کروا دیں گے تو اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ وہ نیک لوگ بھی غلط سفارش نہیں کر سکیں گے بلکہ تب ہی کوئی بات کر سکیں گے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے عین مطابق ہو گا۔

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%da%af%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

فلسفہ تاریخ اور نبوت محمدی سے پہلے کا دور IH01 (Start of Humanity-571CE)
عہد رسالت IH02 (Before-11H/571-632CE)
عہد صحابہ و تابعین کی سیاسی اور مذہبی تاریخ IH03.1 (11-133H/632-750CE)
عہد صحابہ و تابعین کی علمی، دعوتی اور تہذیبی تاریخ IH03.2 (11-133H/632-750CE)
دور صحابہ سے متعلق تاریخی سوالات IH03.3 (11-133H/632-750CE)
تہذیبی عروج کا دور۔۔۔سیاسی اور مذہبی تاریخ IH04.1 (133-656H/750-1258CE)
تہذیبی عروج کا دور۔۔۔علمی تاریخ IH04.2 (133-656H/750-1258CE)
تہذیبی عروج کا دور۔۔۔دعوتی، اصلاحی اور تہذیبی تاریخ IH04.3 (133-656H/750-1258CE)
تہذیبی جمود اور زوال کا دور۔۔۔سیاسی، مذہبی، علمی اور تہذیبی تاریخ IH05 (656-1342H/1258-1924CE)
دور جدید۔۔۔سیاسی، مذہبی، علمی اور تہذیبی تاریخ IH06 (1342H-Now/1924-NowCE)

https://mubashirnazir.org/2023/03/05/%d9%85%d8%b3%d9%84%d9%85-%d8%aa%d8%a7%d8%b1%db%8c%d8%ae-%db%94-%d8%b3%db%8c%d8%a7%d8%b3%db%8c%d8%8c-%d8%aa%db%81%d8%b0%db%8c%d8%a8%db%8c%d8%8c-%d8%b9%d9%84%d9%85%db%8c%d8%8c-%d9%81%da%a9%d8%b1%db%8c/

تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t